چند قیمتی نصائح

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

جامعہ فاروقیہ کراچی کی شاخ جامع مسجد محمد بن قاسم سندھی مسلم سوسائٹی کے زیر اہتمام تکمیلِ حفظ قرآن کی سالانہ تقریب کے موقع پر حضرت صدر وفاق نے حاضرین سے خطاب فرمایا، حضرت صدر وفاق کا نصیحت آموز خطاب نذر قارئین ہے۔....................(ادارہ)

سب سے پہلے ہم ان بچوں کو جنہوں نے حفظِ قرآن مکمل کیا مبارک باد دیتے ہیں اور ان بچوں کے والدین اور اساتذہ بھی قابلِ مبارک باد ہیں (پھر حضرت نے سامنے بیٹھے 30 حافظ بچوں میں سے 3 کو اشارہ کر کے فرمایا: آپ کھڑے ہو جاؤ......آپ کھڑے ہو جاؤ......اور آپ......جن کی عمریں 8 سے 10 سال کے درمیان معلوم ہوتی تھیں، پھر سامعین سے مخاطب ہو کر فرمایا:) ان ننھے منے بچوں کو پورا قرآن زبانی یاد کروا دینا کوئی ہنسی کھیل ہے؟ ان پر انتھک محنت ہوتی ہے، کتنے نوجوان آج ایسے ہیں جو قرآن مجید کے الفاظ کی صحیح ادائیگی بھی نہیں کر سکتے، کتنے بوڑھے لوگ آپ کو ملیں گے جن کی پچاس پچاس سال ستر ستر سال عمر ہو گئی ہے ابھی تک قرآن مجید کی کوئی سورت الفاظ کی صحیح ادائیگی سے وہ آپ کو نہیں سنا سکتے دعاء قنوت تک نہیں آتی۔ نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں بھی صحیح سے ادا نہیں کر پاتے، دوسری طرف ان معصوم بچوں کو آپ دیکھیں اور سنیں کیسی خوش الحانی سے الحمد سے والناس تک سارا قرآن زبانی پڑھ سکتے ہیں، بے شک یہ کلام اللہ کا معجزہ ہے اور ان کے اساتذہ کی محنت اور کوشش کا بہر حال انکار نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری بات جسے ہم یہاں ذکر کرنا بہت ضروری سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان بچوں نے قرآن مجید حفظ کر لیا اب انہیں اسکولوں میں بھیج کر ان کی اور ان کے اساتذہ کی رات دن کی محنتوں پر پانی مت پھیریں، خدارا انہیں دین دار رہنے دیں، اب تک جو دیکھنے میں آیا ہے وہ یہی ہے کہ ان اسکولوں کالجوں میں دینی تعلیمات کے برعکس تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ کے ملک کے حکمرانوں اور ان جیسے عہدیداروں کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں، ان سب نے انہیں اسکولوں کالجوں میں پڑھا ہے اور یہ سب دین کے دشمن ہیں، اپنی آخرت کی انہیں کوئی فکر و احساس نہیں، مرنے کے بعد کی زندگی اور قبر حشر

کے سوال و جواب کا ڈر گویا ختم ہو جاتا ہے۔ سب نے مرنا ہے، اس حقیقت سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جب گناہ گار آدمی کی میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو منکر نکیر آتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں "من ربک"؟ تو یہ بتا نہیں سکتا بلکہ ہاہا کرتا ہے، پھر وہ سوال کریں گے "مادینک؟" تو یہ ہاہا کرتا ہے اور بغلیں جھانکتا ہے۔ جواب نہیں دے سکتا، پھر جانتے ہو کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس میت کے درمیان تمام حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں اور سوال ہوتا ہے "من ھذا الرجل"؟ تو ذرا تصور تو کریں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گویا کس طرح دیکھیں گے کہ "ارے یہ......؟ یہ میرا امتی ہے......؟ اس نے تو داڑھی منڈا رکھی ہے...... اس نے میرے طریقہ کو قابلِ اتباع نہیں سمجھا......؟ اوروں کے طریقہ کو ترجیح دے دی۔

اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب یہ بچے اسکولوں میں جائیں گے تو داڑھیاں منڈوائیں گے، قرآن مجید بھلائیں گے، کیوں کہ ان اسکولوں کالجوں میں تو بچوں کے دل و دماغ سے شعائر دین کی وقعت اور علومِ نبوی کی قدر و عظمت کو کھرچ کھرچ کر نکال دیا جاتا ہے۔

یاد رکھو! داڑھی اتنی اتنی (ایک انچ کا اشارہ فرمایا) رکھنا یا اتنی اتنی (پہلے سے کچھ زیادہ یعنی ایک انچ سے کچھ زیادہ) رکھنا یا بالکل صاف کروانا تینوں کا حکم ایک ہی ہے۔

ان بچوں کے والدین سے ہم دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ انہیں اسکولوں کالجوں میں بھیج کر ضائع نہ کریں، ان میں سے ہر بچہ عالم بنے، سیدھے راستے پر چلے۔ حق بالکل واضح ہے، یہ باہر جو روشنی آپ کو دکھائی دے رہی ہے، حق کی روشنی اس سے زیادہ تیز ہے، پھر بھی اگر کوئی نہ سمجھے تو اس کی مرضی ہے۔ یاد رکھو، ہمارا کام ہے بتا دینا...... آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے ہمارے کام میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے شہر میں جس قدر قتل و غارت، فحاشی، چوریاں، ڈکیتیاں ہیں اسی طرح الحمدللہ، اللہ والوں کی مجالس، تربیتی مراکز اور اصلاحی مجالس بھی کوئی کم نہیں، ایک جگہ ایک اللہ والا ہے، لوگ اس کی مجلس میں آ کر اُخروی فائدوں سے مالا مال ہو رہے ہیں، تو دوسری جگہ دوسرا اللہ والا لوگوں کی اصلاح و فلاح اور تربیت میں مصروف ہے۔ آپ جہاں بیٹھے ہیں یہ تو ایک مدرسہ ہے جس میں بچے صبح آتے ہیں، شام کو واپس چلے جاتے ہیں، اسی شہر میں ایسے ایسے ادارے بھی ہیں جہاں رات دن طلبہ رہتے ہیں، دینی ماحول فراہم کیا جاتا ہے اور ایک سال نہیں، دو تین سال نہیں بارہ سال اس پاکیزہ ماحول میں رہ کر دینی و اخلاقی تربیت پاتے ہیں۔ تو یہ اللہ والے ہر جگہ موجود ہیں، ان کی مجلس میں جائیں بات اچھی لگے، سمجھ میں آئے تو مان لیں۔ اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین